# میدانِ علم وعمل کا شہسوار

مولانا قاضی محمد اسرائیل، مانسہرہ

وہ مجاہد بھی تھے، وہ شیخ وقت بھی تھے۔ وہ صفات علیا کے امام تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اللہ پاک نے بہت سی خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ وہ جب حدیث رسولؐ کا درس دینے کے لئے بیٹھتے تو مایہ ناز شیخ الحدیث ہوتے، جب جودوسخا کے میدان میں جاتے تو سخیوں کے سردار ہوتے۔ جب حق گوئی اور بیباکی کے نڈر مجاہدین کی فہرست ترتیب دی جاتی تو حضرت شیخ الحدیث کا کا نام سرفہرست ہوتا۔ جب دین اسلام کے لئے معرکہ جنگ وقتال کے سپہ سالاروں کے نام کو تاریخ عالم اسلام کے صفحات پر لایا جائے گا تو حضرت شیخ الحدیثؒ کا اسم گرامی سرِورق ہوگا۔ مجھے تو ایسا کوئی میدان نظر نہیں آتا جس میں قائد شریعت کا حصہ نہ ہو۔

جب میدانِ سیاست کی بات چلتی ہے تو قائد شریعت کا نام دوام دروازہ سیاستِ اسلامی پر سنہری حروف سے لکھا جائیگا۔ جب علماء حق کے [illegible] جہاد (جمعیت علماء اسلام) کے سرپرستوں کی فہرست جمعیت کے کارکنوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو قائدِ شریعت کا نام اس میں بھی صفِ اول میں نظر آتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کے فضل وکمال میں سب سے بڑا جو شان والا کام نظر آتا ہے وہ اپنے اساتذہ کے سامنے بیٹھ کر، اپنے اساتذہ کے فیض کو تقسیم کیا میرے شفیق استاذ پیکر اخلاص حضرت مولینا محمد عبداللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ نے اپنے والد محترم کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے استاذ کو اکوڑہ خٹک جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں اس خواب کی تعبیر سے یہ سمجھتا ہوں کہ اکوڑہ خٹک میں ایک بہت بڑا مدرسہ قائم کیا جائے گا۔ جس سے علوم اسلامیہ تقسیم کئے جائیں گے۔ اس خواب کی تعبیر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی صورت میں سامنے آئی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے علوم نبویؐ کی روشنی میں پورے عالم اسلام میں پہنچائی ہے۔ آج پوری دنیا میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء درس وتدریس میں مشغول ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ دارالعلوم حقانیہ نے حقانی مجاہد وجرنیل اور سچے سپاہی بھی پیدا کئے ہیں۔ جہاد افغانستان میں اکثر مجاہدین حضرت شیخ الحدیث کے تلامذہ اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث نے ساری زندگی اسلام کی بالادستی کے لئے بسر کی ہے۔ آپ نے ہمیشہ نفاذ شریعت کے لئے جدوجہد کی۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری قیمتی لمحات کو نفاذ اسلام کیلئے وقف کردیا تھا۔ اور دن رات محنت کی۔ باوجود بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کے پورے ملک کا دورہ کیا۔ عوام اور علماء کو جگہ جگہ جا کر یہ پیغام دیا کہ نفاذِ اسلام کے لئے متحد ہوجاؤ۔ دیکھو میں اس عمر میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ صرف ایک ہی مقصد ہے کہ شریعت محمدی کے لئے کوشش کریں۔ جس مقصد کے لئے یہ عزیز ملک بنا تھا۔ وہ مقصد پورا کریں کہ ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کریں۔ حضرت شیخ الحدیث نے اسمبلی میں بھی للکار کر حکمرانوں کو کہا کہ شریعت محمدی کو نافذ کرو۔

حضرت شیخ الحدیث ایک مجاہد، حق گو، نڈر، بہادر اور شجاع عالم دین تھے۔ آپ نے افغانستان کے مجاہدین کے لئے ہمیشہ دعائیں جاری رکھیں۔ اور مجاہدین سے جہادِ افغانستان کے حالات معلوم کرکے ان کو مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ آپ کی صحبت سے کروڑوں مجاہد اور شہید پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں آکر ہزاروں لوگوں نے گناہوں سے توبہ کی حضرت شیخ الحدیث سے پڑھ کر ہزاروں لوگوں نے اپنا ایمان درست اور تازہ کیا۔ خداوند قدوس کا آپ پر بڑا فضل وکرم تھا کہ ساری عمر دین اسلام کی خدمت میں گزاری۔

آپ نے اپنی اولاد کی بھی خوب تربیت کی۔ اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو قائدِ علماء حق حضرت مولانا سمیع الحق جیسا مجاہد اور نڈر نوجوان بیٹا عطا فرمایا۔ آپ کا جاری کردہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک انشاء اللہ العزیز آپ کے لئے صدقہ جاریہ کی صورت میں جاری وساری رہے گا اور آپ کو ہمیشہ اس کے فیض کا ثواب ملتا رہے گا۔

حضرت شیخ الحدیث ایک درویش صفت انسان تھے۔ آپ کی زندگی زہد وتقویٰ میں گزری ہے۔ اب آپ کے تلامذہ پر یہ بات

لازم ہے کہ وہ حضرت شیخ الحدیث کے مشن کو جاری رکھیں۔ آپ کا مشن اشاعت اسلام، تبلیغ اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ تھا۔ اس وقت پوری دنیا میں حضرت شیخ الحدیث کے تلامذہ موجود ہیں۔ اگر سب مل کر یہ عہد کرلیں کہ قائد علماء حق حضرت مولانا سمیع الحق کی قیادت میں جمع ہو کر خدا کی زمین پر خدا کا قانون نافذ کریں گے تو انشاء اللہ العزیز کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضرت شیخ الحدیث کے شاگردانِ گرامی آپ کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کریں گے۔ لائق شاگرد وہی ہوا کرتے ہیں جو اپنے استاذ کے علوم کی اشاعت کرتے ہیں۔

آپ کا لگایا ہوا درخت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور جمعیۃ علماء اسلام ہیں۔ آپ کے فیضیافتہ حضرات پر لازم ہے کہ مجاہد اور غازی بن کر جمعیت علماء اسلام کے لئے دن رات کام کریں اور دارالعلوم حقانیہ میں جس طرح پہلے خدمت کیا کرتے تھے۔ اسی طرح کریں۔

اگرچہ مجھے حضرت شیخ الحدیث مولینا عبدالحق رہ کی شاگردی کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ مگر پھر بھی مجھے آپ اپنے ساتھ پائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز آپ ہمیں حکم دیں گے۔ ہم حاضر ہوں گے۔ میرے ذہن کے مطابق حضرت مولینا سمیع الحق کی قیادت میں اور حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی سرپرستی میں اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی نگرانی میں ایک منظم تنظیم بنائی جائے۔ جو اکابر کے حالات زندگی کو سامنے لائے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ کام ہوگا۔

بقیہ صفحہ ۳۱۴ سے ۔۔ مسندِ علم و عمل کا پاسبان

ہیں آپ کے اس حریف کا جس نے انتخابی معرکہ میں آپ اور آپ کی جماعت کو نیچا دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا، تو ان کا پہلو نکلتا تھا چنانچہ حضرت نے الحق میں اس منظوم کی اشاعت کی اجازت اس شرط پر دی کہ اس میں پہلا شعر نہ ہوگا۔ ؎

اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لیکر

حضرت شیخ کی رحلت کے بھاری خلا کے تصور اور ہجوم افکار میں حضرتِ شیخ رہ کے موفق للخیر فرزندانِ گرامی اپنی تاریک دنیا کے لئے روشنی کی ایک کرن ہے اور اگر شیر بخواب ناز ہو چکا ہے تو اس کے دو شبل بحمد للہ ان کے علوم و معارف اور ان کی تمام نسبتوں کے امین اور وارث ہیں۔

ع شیرے بخواب ناز بہ پہلوئے[1] دو شبل

---

[1] حضرت کا مزار دار الحفیظ کے سامنے ہے اور قریب ہی دارالعلوم حقانیہ میں مولانا سمیع الحق، مولانا انوار الحق کا موجود ہونا اس مصرع کی عجیب خوبصورت منظر کشی کر رہا ہے۔ (ذہنہ)

حضرت رہ کے متعلق کسی دوسرے موقع پر ایک منظوم مرثیہ نوکِ قلم پر آیا تھا۔ جو اس وقت "خدام الدین" لاہور کے ٹائیٹل پر نمایاں طور پر شائع ہوا تھا اس کے دو شعر حافظہ میں ہیں۔

؎ مسندِ علم و عمل کا پاسباں تو ہی تو ہے
گلشنِ دین و ادب کا باغباں تو ہی تو ہے
صد سکون مجھ کو ہے سمیع کو دیکھ کر
جس کا ہر قول و عمل ناز و ادا تو ہی تو ہے

بقیہ صفحہ ۳۱۹ سے ۔۔ شیخ المشائخ

کے شانہ بشانہ شرکت جہاد ہوتا ۔ بعد میں ان کو مسنون اوراد بتاتے اور ترغیب دلاتے تھے ۔ بہادری و شجاعت اخلاق و للہیت اتفاق و وحدت کی تلقین فرماتے تھے نیز اپنے جیب سے مجاہدین کی بھرپور مالی اعانت فرماتے تھے اور مجاہدین بھی تبرکاً ضرور قبول فرمالیتے ۔ مجاہدین کی کامیابی کے لئے اسی الحاح سے دعائیں فرماتے تھے ۔ کہ حاضرین محسوس کیا کرتے تھے گویا روسیوں کے سروں پر ایٹم بم گرا دیتے ہیں ۔ آپ ایک جامع شخصیت تھے ۔ اللہ نے بے شمار اوصاف آپ کی ہستی میں ودیعت فرمائی تھی ۔ لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد ؎

؎ سیاست معرفت انسانیت کے سب مسائل میں
جہاں دیکھو گے جب دیکھو گے پاؤ گے وہاں ان کو!

حضرت شیخ تو رفیق اعلیٰ سے جا ملے اور امت کی رہنمائی کے لئے خلفائے صالحین اور دارالعلوم حقانیہ جیسے مرکز دین چھوڑا جس سے دین کی آبیاری واحیاء کا کام جاری ہے ۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے اپنے ہاتھ کے لگائے ہوئے گلستان (حقانیہ) کو تا قیامت ترو تازہ رکھے ۔ آمین یا رب العلمین

؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما